AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

BOOK NO 36

قربانی
کے احکام و مسائل
مع سوالات وجوابات

Musannif

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani waffaqahullaah
Hafiz, Alim, Fazil [Madina University, K.S.A], M.B.A.
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.
+91 92906 21633 (whatsapp only)

فہرست

1. اضحیۃ، عقیقہ، ولیمۃ، ہدی، دم اور ذبیحہ کا مطلب 1
2. قربانی کا حکم 1
3. قربانی کی فضیلت 3
4. قربانی کے جانور کی عمر 5
5. جانور کی عمر پہچاننے کا طریقہ 6
6. کونسے جانور کی قربانی جائز ہے 6
7. کن دنوں میں یہ قربانی ہو 8
8. جانور کی صفت کیا ہونی چاہئے 10
9. ذبح کے آداب اور قربانی کی دعاء 13
10. قربانی سے متعلق بعض اہم سوالات 20

1. اضحیۃ، عقیقہ ، ولیمۃ ، ہدی ، دم اور ذبیحہ کا مطلب

- عربی زبان میں "اُضحیۃ" اس قربانی کو کہا جاتا ہے جو قربانی کے دنوں یا عید الاضحیٰ کے موقع پر کی جاتی ہے ۔ (عام طور پر عوام الناس میں عید الاضحیٰ کو عید الضحیٰ کہا جاتا ہے جو صحیح نہیں ہے۔)
- نومولود کی پیدائش کے موقع پر ذبح کئے جانے والے جانور کو "العقیقۃ" کہتے ہیں۔
- ولیمہ کے موقع پر ذبح کئے جانے والے جانور کو "ولیمۃ" کہتے ہیں۔
- حج ِ تمتع ہویا حج قران کی ادائیگی کے موقع پر ذبح کئے جانے والے جانور کو "ھدی" کہاجاتا ہے۔
- اسی طرح حج کے دوران حج کے اصول و ضوابط کی خلاف ورزی کی صورت میں ذبح کئے جانے والے جانور کو "دم" کہاجاتا ہے۔
- اور معمول کے ایام میں ذبح کئے جانے والے جانور کو "ذبیحہ" کہاجاتا ہے۔

2. قربانی کا حکم

عید کے موقع پر کی جانے والی قربانی کے بارے میں علماء کرام کے مختلف اقوال پائے جاتے ہیں ، بعض واجب اور بعض سنت موکدہ کہتے ہیں ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور شیخ مشہور حسن آل سلمان اور سلف ائمہ میں سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک قربانی واجب ہے اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ یہ سنت ِ موکدہ ہے۔ اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بار ے میں یہ روایتیں آئی ہیں کہ وہ جان بوجھ کر قربانی نہیں دیا کرتے تھے تاکہ لوگوں کو یہ بتایاجائے کہ یہ واجب یافرض نہیں ہے ، اور یہ روایتیں صحیح سندوں کے ساتھ ثابت ہے، اس لئے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس کا حکم سنت موکدہ ہے البتہ دوسرے علماء کرام جیسے امام ابن تیمیہ اور دیگر نے یہ قید لگائی ہے کہ اگر کسی کے پاس قربانی دینے کی استطاعت ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ قربانی دے ورنہ گناہ گار ہوگا ۔ تو بہرحال ایک عمومی یہ حکم ہے کہ وہ سنت موکدہ ہے ، لیکن جس کے پاس مال کی فراوانی ہو اور وہ سستی سے کام لے رہا ہو

تو اس کے بارے میں شیخ عثیمین رحمہ اللہ اور شیخ بن باز رحمہ اللہ نے کہا کہ ایسا شخص قربانی کو معمولی نہ سمجھے ، کیونکہ بعض کبارِ علماء نے اس کو واجب تک کہا ہے ، لیکن ہم یہ کہیں گے اس بارے میں سخت تاکید آئی ہے ، کیونکہ کسی کے پاس بہت مال ہو اور وہ اس کے خرچ اور ضرورت سے زائد ہے اور بلا مشقت قربانی کر سکتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ قربانی کرے ، لیکن ایسا آدمی سستی اور کاہلی اور لاپرواہی اور غفلت کی بنا پر قربانی چھوڑ رہا ہے ، تو اس کو سمجھ لینا چاہئےکہ اس بارے میں سخت تاکید وارد ہوئی ہے ، بالخصوص اگر وہ استطاعت رکھتا ہو جیسا کہ حدیث میں ہے: " جو آدمی استطاعت رکھےاور قربانی نہ دے تو اس کو چاہئے کہ وہ ہمارے مصلے (عید گاہ) کے قریب بھی نہ آئے" ، اس حدیث کے بارے میں سنت موکدہ کہنے والے علماء کرام کا کہنا ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ۔بہرحال ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے فعل سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ اگر یہ واجب یا فرض ہوتا تو ان کبارِ صحابہ نے قربانی کو کیوں ترک کیا۔ معلوم ہوا کہ یہ واجب یا فرض نہیں ہے بلکہ سنت موکدہ ہے اور سخت تاکید بڑھ جاتی ہے اس شخص کے حق میں جس کے پاس مال کی فراوانی ہو ۔

فقد صح عن أبي بكر وعمر وغيرهما أنهم كانوا لا يضحون، كراهية أن يظن الناس وجوبها.

سیدنا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ عید کی قربانی نہیں کرتے تھے؛ اس لیے کہ لوگ کہیں اسے واجب ہی نہ سمجھ لیں۔

It was narrated in saheeh reports from Abu Bakr, 'Umar and others that they did not offer the udhiyah, because they did not want the people to think that it was obligatory.

جیسے کہ بیہقی نے "معرفة السنن والآثار" (14/16) اثر نمبر: (18893) میں نقل کیا ہے کہ:

عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ: أَدْرَكْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَكَانَا لِي جَارَيْنِ وَكَانَا لَا يُضَحِّيَانِ.

"ابو سریحہ کہتے ہیں: میں نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو پایا ، آپ دونوں میرے پڑوسی تھے، آپ عید کی قربانی نہیں کیا کرتے تھے"

Al-Bayhaqi narrated in Ma'rifat as-Sunan wa'l-Athaar (14/16, 18893) from Abu Sareehah who said: I lived during the time of Abu Bakr and 'Umar; they were neighbours of mine, and they did not offer the udhiyah.

اس اثر کو بیان کرنے کے بعد امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

قال البيهقي بعده : "وَرُوِّينَا فِي كِتَابِ السُّنَنِ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُطَرِّفٍ، وَإِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَفِي بَعْضِ حَدِيثِهِمْ: كَرَاهِيَةَ أَنْ يُقْتَدَى بِهِمَا".

(شیخ البانی رحمہ اللہ نے : إرواء الغليل : 4/355 میں اس اثر کی سند کو صحیح قرار دیا۔)

"ہم کتاب السنن میں روایت بیان کر چکے ہیں کہ سفیان بن سعید ثوری اپنے والد سے وہ مطرف اور اسماعیل سے وہ دونوں شعبی سے اس اثر میں کچھ اضافہ بیان کرتے ہیں کہ: [ابو بکر عمر اس لیے قربانی نہیں کرتے تھے کہ] کہیں ان کی اقتدا نہ کی جانے لگے"

Al-Bayhaqi said, after quoting this: It was narrated to us in the books of as-Sunan, from the hadith of Sufyaan ibn Sa'eed ath-Thawri, from his father, and the hadith of Mutarrif and Ismaa'eel, from ash-Sha'bi, and in some of their reports it says: That was because they did not want to be taken as an example [and think that the udhiyah was obligatory].

3. قربانی کی فضیلت

اور قربانی کی فضیلت کے بارے میں بہت ساری ضعیف احادیث عوام میں بہت عام ہیں کہ "قیامت کے دن پل صراط پر سے گذرتے وقت قربانی کا جانور آئے گا اور قربانی دینے والا فرد اس پر سوار ی کرکے اس پل پر سے گذر جائے گا" لہٰذا اچھے جانور کی قربانی کرنا چاہیئے ، یاد رہے کہ اس قسم کی احادیث ضعیف ہیں ، اور اسی طرح یہ حدیث بھی ضعیف ہے کہ جانور کے ہر بال کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی ، قربانی کی فضیلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ابراھیم علیہ السلام کی عظیم سنت ہے جب ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام، اللہ کے حکم سے قربانی کی تیار ی مکمل کرلی ، باپ بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہے اور بیٹا اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہے ، جب چھر ی چلانے کا وقت آ یا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جنت سے ایک دنبہ نازل کیا اور اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا ، اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ ایک

عظیم سنت ہے اور قرآن مجید میں سورہ حج میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اعلان کیا کہ

لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (سورة الحج :28)

"اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں اور چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔"

That they may witness benefits for themselves and mention the name of Allah on known days over what He has provided for them of [sacrificial] animals.

(چوپائے جو حلال ہیں) کے بارے میں جس انداز سے گفتگو آئی ہے کہ لوگ ان سے فائدے اٹھائیں ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں سے بہرور ہوں ، تو اس سے اس قربانی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے ، اور اسی طرح وہ شخص جو عید کی نماز سے پہلے قربانی کردے تو اس کی قربانی قبول نہ ہوگی ، تو اس سے قربانی کے وقت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے ، اور قربانی کے وقت کی فضیلت ثابت ہوگئی ، اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا :

"لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَـٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ" (سورة الحج :37)

"اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے نہ اس کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔"

Their meat will not reach Allah, nor will their blood, but what reaches Him is piety from you.

قربانی کی فضیلت ثابت کرنے کے لئے یہ آیتیں کافی ہیں ، اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے بھی قربانی کا بہت اہتمام کیا ، اور اس کا حکم بھی دیا ۔ آپ ﷺ سے قولی ، فعلی ،اور تقریری ہر اعتبار سے یہ عمل ثابت ہے ، اس کی فضیلت کے لئے اتنا کافی ہے ، اور قرآن مجید میں کہاگیا کہ "فصل لربک و انحر" کہ تم پہلے نماز قائم کرو اور بعد میں قربانی دو، یعنی پہلے عید کی نماز پڑھنا ہے اور اس کے بعد قربانی دینا ہے ۔

4. قربانی کے جانور کی عمر

قربانی کے جانور کی عمر کے تعلق سے نبی اکرم ﷺ سے ارشادات منقول ہیں جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت ہے:

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ".

صحیح مسلم / قربانی کے احکام و مسائل / باب : قربانی کی عمر کا بیان حدیث نمبر: 5082

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو۔“ (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)۔

Jabir reported Allah's Messenger (ﷺ) as saying:

Sacrifice only a grown-up animal, unless it is difficult for you, in which case sacrifice a ram (of even less than a year, but more than six months' age).

فتح الباری میں امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اور المجموع میں امام نووی رحمہ اللہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ:

”مسنۃ“ کو اگر اِسن یسن سے یعنی ”السن“ (عمر) سے مراد لیں توعمروالا جانور ذبح کرنا ہوگا ، اور اگر اس کا معنی ”سن“ (دانت) سے مراد لیاجائے تو اس کامطلب یہ ہوگاکہ وہ جانور جس کے دانت نکل آئیں ، اور کونسے دانت مراد ہیں تو وہ جانور جس کے دودھ کے دانت جھڑ کر ہڈی کے دانت نکل ائیں ، کیونکہ جانور جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے باریک باریک دانت ہوتے ہیں ، اور یہ دانت جانے کے بعد ہڈی کے دانت نکل آتے ہیں ، یہ عموما جانور کے منہ کے بالکل سامنے والےدو دانت واضح طورپر نظر آتے ہیں ان دانتوں سے باآسانی جانور کی عمر پہچان میں آجاتی ہے ، اب عمر کے بارے میں ساری دنیا کے سائنسدان اور جانوروں کے ڈاکٹروں نے بہت ساری ریسرچ کے بعد یہ کہا کہ جانور کے عمر کی پہچان کا ایک ہی صحیح طریقہ ہے اورو ہ ہے جانوروں کے دانت! اور ہمارے نبی آخرالزماں محمد ﷺ نے آج سے 14 سو سال پہلے ہی اس کو واضح کردیا تھا کہ جانوروں کے عمر کی پہچان ، جانوروں کے دانت سے ہوتی ہے۔

5. جانور کی عمر پہچاننے کا طریقہ

مختلف جانورو ں کے ہڈی کے دانت کس عمر میں آتے ہیں تو پانچ سال کی عمر میں اونٹ کے دودھ کے دانت گر کر ہڈی کے آجاتے ہیں ، گائے کے بچے کے دانت آنے میں دو سال لگ جاتے ہیں ، اور اگرآپ بکرا مینڈھا یا دنبہ یا پوٹلہ وغیرہ کو لیں تو ان کے لئے مکمل ایک سال لگ جاتا ہے جس میں ان کے ہڈی کے دانت آجاتے ہیں ، اس لیے علماء کرام نے یہ بات جاری کی ہے کہ بکرے کی عمر کم از کم مکمل ایک سال ہو، لیکن اگر اختلاف ہو تو وہاں پر آپ ایک سا ل کی عمر کو نہیں دیکھیں گے بلکہ اس کے دانت کو دیکھ کرجانور کا سودا کریں گے ، اور اسی طرح سے گائے نر ہو یا مادہ، مذکر ہو یا مونث ہو تو اس کے لئے عمر بتائی گئی ہے کہ کم از کم دو سال مکمل ہوجائیں ، اور اونٹ کے لئے متعینہ عمر پانچ سال ہو ، جبکہ بکرایا بکری اور مینڈھا یا مینڈھی کی عمر یہ ہے کہ وہ ایک سال مکمل کر کے دوسرے سال میں داخل ہوجائیں ، ان تمام جانوروں کو مسنۃ کہتے ہیں ، مسنۃ سے پہلے ایک "جذعۃ" ہوتا ہے ، یعنی وہ جانور جس کے دودھ کے دانت ابھی پوری طرح سے نہیں گرے لیکن دیکھنے میں بہت بھاری بھر کم اور موٹا تازہ نظر آتا ہو ، اس جانور کی قربانی نہیں ہوگی لیکن اگر ایسا جانور مینڈھا یا مینڈھی کی قسم سے ہو تو جائز ہے ، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کہا اگر تمہیں مشکل ہوجائے اور بازار میں مُسِنّہ موجود نہ ہو تو ایسی صورت میں مینڈھا جذعہ جائز ہوسکتا ہے اور دیکھنے میں بھی بھاری بھرکم نظر آئے کیونکہ شیخ العثیمین رحمہ اللہ اور فتح الباری میں شیخ ا بن حجر رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے ۔

6. کونسے جانور کی قربانی جائز ہے

پھر اس کے بعد ترتیب کے لحاظ سے وہ کونسے جانور ہیں جو قربانی کے لائق ہیں یا کونسے ایسے جانور ہیں جن کی قربانی نہیں دی جاسکتی ہے اگر قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے فرمان :

لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (سورة الحج :28)

"اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں اور چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔"

That they may witness benefits for themselves and mention the name of Allah on known days over what He has provided for them of [sacrificial] animals.

میں " بھیمۃ الانعام کا ذکر کیا یعنی وہ جانور جو چوپائے کی قبیل میں آتے ہیں، چوپائے میں ہر چار پیر والے جانور شامل نہیں ، بلکہ ان میں سے آٹھ جانور ہیں جن ذکر سورۃ الانعام آیت نمبر 143،144 ،میں ذکر موجود ہے :

”ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَٰذَا ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ“﴿١٤٤﴾

”(پیدا کیے) آٹھ نر و مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم اور بکری میں دو قسم آپ کہیے کہ کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہوئے ہوں؟ تم مجھ کو کسی دلیل سے تو بتاؤ اگر سچے ہو (143) اور اونٹ میں دو قسم اور گائے میں دو قسم آپ کہیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہوئے ہوں؟ کیا تم حاضر تھے جس وقت اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم دیا؟ تو اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل جھوٹی تہمت لگائے، تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راستہ نہیں دکھلاتا (144)“

یعنی بکرا بکری نر اور مادہ مینڈھا یا مینڈھی اور اونٹ یا اونٹنی اور اسی طرح گائے یا بیل ، گائے میں نر اور مادہ دونوں بھی قربانی کے لائق ہے ، لیکن بعض جگہ حالات الگ ہوتے ہیں جیسے ہندوستان میں کہ گائے کی قربانی پر یہاں کے غیر مسلم حضرات نارارض ہوتے ہیں ، اور اسلام میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم گائے ہی کی قربانی دیں تو ہمارا ایمان میں اضافہ ہوگا ، حالات کے پیشِ نظر بکرا یا مینڈھا کی قربانی دے کر بھی ہم اپنی قربانی کرتے ہوئے عید الاضحیٰ مناسکتے ہیں ، اور اگر ہمارے ہم وطن غیر مسلم بھائیوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے تو ہم کو ہٹ دھرمی نہیں کرنی چاہیئے ۔ علماء کرام اور حکماء نے نصیحت کی ہے کہ ان مقامات پر جہاں پر فسادات کا قوی امکان ہو یا وہاں پر جان و مال اور عزت و آبرو کا خطرہ ہوسکتا ہو تو وہاں پر سختی سے اس بات کا خیال رکھیں کہ گائے ذبح نہ کی جائے ۔

کن جانوروں کی قربانی نہیں ہوگی ؟

ایسے بہت سے جانور ہیں جو کہ ہم پر حلال ہیں لیکن ان کی قربانی نہیں کی جاسکتی ہے جیسے کہ مرغی ، ہرن ، خرگوش وغیرہ وغیرہ ، کیونکہ یہ بھیمۃ الانعام میں سے نہیں ہیں اور بھیمیۃ الانعا م " ثَمَانِیَۃَ اِزْوَاج "کی تشریح کی جاچکی ہے

7. کن دنوں میں یہ قربانی ہو

یعنی کہ دنوں کی رعایت بھی کی جانی چاہیۓ ،ورنہ قربانی قبول نہ ہوگی ، اگر مخصوص قربانی کے ایام میں قربانی نہ دےاور دوسرے ایام میں قربانی دے تو وہ اور قربانی شمار ہوگی ، ذو الحجۃ کی قربانی شمار نہیں ہوگی جو کہ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے ، اگر آپ کو ابراہیم علیہ السلام اور نبی اکرم ﷺ کی سنت کو پانا ہے تو خاص ایام کا خیال رکھنا واجب ہے ، اس قربانی کا وقت عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد سے شروع ہوکر تیرھویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے تک جاری رہتا ہے ، گویا کہ اس طرح دسویں ذی الحجہ کا مکمل د ن جس کو یوم النحر کہا جاتا ہے ، اور اس کے علاوہ 11، 12، 13، ذی الحجہ تک کے دنوں کو ایام التشریق کہا جاتا ہے ، ان دنوں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کہا: "عیدنا یا اھل الاسلام"

کہ یہ ہمارے عید کے دن ہے اے اسلام کے ماننے والو!

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ".

سنن ترمذی / کتاب: روزوں کے احکام و مسائل / باب : ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت کا بیان ۔ حدیث نمبر: 773 ، صحيح إبي داود (2090) ، الإرواء (4 / 130) ، سنن ابی داود/ الصیام 49 (2419)، سنن النسائی/المناسک 195 (3007)، (تحفة الأشراف: 9941)، سنن الدارمی/الصوم 47 (1805) ، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحيح إبي داود (2090) ، الإرواء (4 / 130) میں صحیح قرار دیا۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ”یوم عرفہ ، یوم نحر اور ایام تشریق ہماری یعنی اہل اسلام کی عید کے دن ہیں ، اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں“ ۔

Uqbah bin Amir narrated that :

The Messenger of Allah said: “The Day of Arafah, the Day of Nahr, and the Days of Tashriq are Eid for us. The people of Islam, and they are days of eating and drinking,”

اور اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”ایام اکل وشرب وذکر اللہ“ یہ دن کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں“

اور اسی طرح قرآن مجید میں ان دنوں کو ”ایام معدودات“ سے تعبیر کیا گیا ہے جس میں اللہ سبحانہ وتعالٰی کا ذکر کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

”ایام معلومات“ کی دو الگ الگ تشریحات آئی ہیں:

1۔ ایک تشریح یہ ہے کہ شروع کے دس دن یعنی 1 ذی الحجہ سے لیکر 10 ذی الحجہ تک ایام معلومات ہیں ۔

2۔ دوسری تشریح جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مشہور ہے کہ ایام معلومات سے مراد ایام التشریق ہے ،

”لیشھدوا منافع لھم ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقھم من بھیم الانعام“

بھیمۃ الانعام کے کونٹسٹ (سیاق) میں ایام معلومات کا ذکر سے مراد ایام التشریق ہے ، تو 10 دسویں ذی الحجہ کے دن عید کی نماز پڑھنے کے بعد سے 13 ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک قربانی کی جاسکتی ہے اگر اس سے پہلے یا بعد کوئی قربانی کرے تو وہ عام قربانی شمار ہوگی ، عید الاضحٰی کی قربانی شمار نہیں ہوگی ، اور اس بارے میں واضح طور پر صحیح احادیث وارد ہوئیں ہیں ، جیسے سنن البیھقی ، صحیح ابن حبان اور خاص طور سے صحیح الجامع الصغیر حدیث نمبر 4537 جس کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے کہ :

عن جبير بن مطعم –رضي الله عنه– عن النبي –صلى الله عليه وسلم–: قال: – "كل أيام التشريق ذبح".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمام ایام تشریق ذبح دن کے ہیں۔"

یہ حدیث سیدنا جبیر بن مطعم، سیدنا ابوسعید خدری یا سیدنا ابوہریرہ اور ایک اور صحابی رسول رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

سلسلہ احادیث صحیحہ،حج اور عمرہ، تمام ایام تشریق، ایام ذبح ہیں،حدیث نمبر: 2476، صحیح الجامع: 4537

8. جانور کی صفت کیا ہونی چاہیے

جانور کیسا ہو ، کن عیو ب سے وہ خالی ہو کونسا جانور ہے جس کی قربانی نہیں کی جاسکتی ہے تو اس بارے میں ایک حدیث وارد ہے کہ جس میں نبی ﷺ کے ذبح کردہ دو بکروں کی صفت کچھ اس طرح بیان کی گئی ہے:

عَنْ أَنَسٍ "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ"

صحیح بخاری / کتاب: قربانی کے مسائل کا بیان / باب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے دو مینڈھوں کی قربانی کی۔حدیث نمبر: 5554

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگ والے دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

Narrated Anas: Allah's Apostle came towards two horned rams having black and white colors and slaughtered them with his own hands.

کہ نبی اکرم ﷺ کے بکرے بڑے بھاری بھر کم قیمتی اور دیکھنے میں بڑے خوبرو ، بڑے سینگھ والے تھے اور مزید تفصیل یہ تھی کہ وہ بکرا دیکھتا تھا کالے میں چلتا تھا کالے میں اور بیٹھتا تھا کالے میں :

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: "ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ , وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ , وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ"

سنن ترمذی / کتاب: قربانی کے احکام و مسائل / باب : کس قسم کے جانور کی قربانی مستحب ہے ؟حدیث نمبر: 1496 ۔سنن ابی داود/ الأضاحی 4 (2796)، سنن النسائی/الضحایا 14 (4395)، سنن ابن ماجہ/الأضاحی 4 (1328)، (تحفة الأشراف: 4297) ، شیخ البانی رحمہ اللہ نے ابن ماجۃ (3128) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے ایک نر مینڈھے کی قربانی کی، وہ سیاہی میں کھاتا تھا، سیاہی میں چلتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا ۔

Narrated Abu Sa'eed Al-Khudri:

"The Messenger of Allah (ﷺ) slaughtered a horned male ram of fine pedigree, (around) his mouth was black, and his legs were black, and (around) his eyes was black.

مطلب یہ ہے کہ اس کے آنکھ کے اطراف میں کالا رنگ تھا ، اور اسی طرح اس کے پیروں میں اور دم کے پاس کے حصے میں اور پیٹ پر کالا پن موجود تھا ،الغرض ہر اعتبار سے اچھا جانور لیں قیمتی اور بھاری بھرکم اور خوبصورت جانور کا انتخاب کریں ، اور احادیث شریفہ میں عیوب سے خالی جانور کی تفصیلات بھی ملتی ہیں:

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا لَا يَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِهِ، وَأَنَامِلِي أَقْصَرُ مِنْ أَنَامِلِهِ، فَقَالَ: أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقَى، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ، قَالَ: مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ، وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ.

سنن ابی داود / کتاب: قربانی کے مسائل / باب : قربانی میں کون سا جانور مکروہ ہے ۔حدیث نمبر: 2802 / حکم البانی: صحیح... حدیث متعلقہ ابواب: کن جانوروں کی قربانی جائز نہیں ۔

عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ : کون سا جانور قربانی میں درست نہیں ہے ؟ تو آپ نے کہا : رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے

ہوئے ، میری انگلیاں آپ ﷺ کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں اور میری پوریں آپ کی پوروں سے چھوٹی ہیں ، آپ ﷺ نے چار انگلیوں سے اشارہ کیا اور فرمایا : ”چار طرح کے جانور قربانی کے لائق نہیں ہیں ، ایک کانا جس کا کانا پن بالکل ظاہر ہو ، دوسرے بیمار جس کی بیماری بالکل ظاہر ہو ، تیسرے لنگڑا جس کا لنگڑا پن بالکل واضح ہو ، اور چوتھے دبلا بوڑھا کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو“ ، میں نے کہا : مجھے قربانی کے لیے وہ جانور بھی برا لگتا ہے جس کے دانت میں نقص ہو ، آپ ﷺ نے فرمایا : ”جو تمہیں ناپسند ہو اس کو چھوڑ دو لیکن کسی اور پر اس کو حرام نہ کرو“ ۔ ابوداؤد کہتے ہیں : (لا تنقی کا مطلب یہ ہے کہ) اس کی ہڈی میں گودا نہ ہو ۔

Narrated Ubayd ibn Firuz: I asked al-Bara' ibn Azib: What should be avoided in sacrificial animals? He said: The Messenger of Allah (ﷺ) stood among us, and my fingers are smaller than his fingers, and my fingertips are smaller than his fingertips. He said (pointing with his fingers): Four (types of animals) should be avoided in sacrifice: A One-eyed animal which has obviously lost the sight of one eye, a sick animal which is obviously sick, a lame animal which obviously limps and an animal with a broken leg with no marrow. I also detest an animal which has defective teeth. He said: Leave what you detest, but do not make it illegal for anyone.

Abu Dawud said: (By a lean animal mean) and animal which has no marrow.

حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ”البین عورھا“ کہ اس کی آنکھ کا اندھا پن دیکھنے ہی میں نظر آجائے اور یہ عیب ابھر کر آجائے ، لیکن اگر آنکھ کے پاس تھوڑاسا چمڑا یا گوشت نکلا ہوا ہے تو ایسے معمولی عیوب معاف ہیں ایسا جانور خریدا جا سکتا ہے ، مطلب یہ ہے کہ واضح عیوب رکھنے والا جانور ہو تو ایسا جانور قربانی کے لائق نہیں ہے ، ”البین مرضھا“ کہ اس بیماری واضح طورپر نظر آجائے ، لیکن اگر معمولی نوعیت کا مرض جیسے بعض جانوروں کو سردی وغیرہ ہوجاتی ہے ، یا پھر برآمد کے دوران تھوڑا بہت مار لگ گیا ہو ، پھر وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہورہا ہوتو ایسے جانور قابل قبول ہیں ، لیکن جانور ایسا مریض ہوجائے کہ واضح طور پر چل نہیں پارہا ہو، اور انتہائی

لاغر اور کمزور ہو اور جس کی بیماری واضح نظرآرہی ہے تو ایسا جانور قربانی کے لائق نہ ہوگا ، اور اسی طریقے "العرجاء" لنگڑا جانور جو چل نہیں پارہا ہے لیکن اگر پہلے کبھی ہڈ ی ٹوٹی تھی لیکن اب وہ سیدھا بغیر لنگ کے چل رہا ہےتو ایسا جانور قابل قربانی ہوگا ، اس کے لئے جانور کو چلا کر دیکھا جانا چاہئے ، "العجفاء التي لا تنقى" یعنی اس کی تشریح کے بارے میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا ایسا جانور جس کے اندر تھوڑی بھی چربی نہ ہو ، مطلب یہ کہ اس کے جسم کی ساری ہڈیاں نظر آرہی ہوں ، تو ایسا جانور بھی قربانی کے لئے لائق نہیں ہے ، ان تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے علماء کرام نے کئی چیزیں واضح فرمائی ہیں جیسے کہ کان مکمل طورپرکٹ گیا ہو اور لٹک رہا ہو اور جسم کا کوئی بڑا حصہ کٹ چکا ہوا جس کی وجہ سے بہت ہی بُرا نظر آرہا ہو ، تو ایسا جانور قابل قربانی نہ ہوگا ، لیکن اس کے برخلاف کبھی کبھی معمولی زخم اورکٹ جیسے کہ سینگھ کا کونا ٹوٹا ہوا ہے ، یا نشان کے طور پر کان کو سوراخ کیا جاتا ہے یا چمڑے کے او پر کچھ حروف پہچان کے طورپر کھودے جاتے ہیں تو یہ جانور قابل قبول ہوگا ، لیکن سینگھ بالکل جڑ سے اکھڑ جائے تو دیکھنے والے کو سر پر واضح داغ یا عیب نظر آجائے تو اس کی قربانی نہیں ہوگی ۔

9. ذبح کے آداب اور قربانی کی دعاء

جانور وں کو بے رحمی کے ساتھ کھینچتے ہوئے نہ لائیں ، ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کریں اور جانور کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے اور اسی طرح چھری کو اچھی طرح تیز کر لیں تاکہ ذبح کرتے وقت جانور کو تکلیف نہ ہو اور جانور کو ذبح کرتے وقت ایسا لٹائیں کہ اس کے پیر قبلے کے طرف ہواوربائیں ہاتھ سے جانور کے سر کو ایسا دبائیں کہ اس کی گردن کی رگیں واضح طور پر نظر آجائیں ، اور سیدھے (دائیں) ہاتھ میں چھری ہو اور آپ کو ونڈ پائپ (ہوا کی نالی) کھانے کی نالی اور (ودجین) شہ رگیں کاٹنا ہے ، اور چاقو بڑی مضبوط ہو جس سے ذبح آسانی کے ساتھ ہو اور چھرا بہت تیز دھار ہو، اور جب آپ ذبح کرنے لگیں تو اس سے پہلے آپ "بِسْمِ اللهِ" پڑھیں کیونکہ اتنا پڑھنا واجب ہے اور اسکے علاوہ "اللهُ أَكْبَرُ، اللّهُمّ هذا مِنْكَ وَلَكَ اللّهُمّ تَقَبّلْ مِنّي، إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ

إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ“ یہ سب مستحبات ہیں جن کو پڑھا بھی جاسکتا ہے اور ترک بھی کیا جاسکتا ہے لیکن اگر آپ کو پوری دعا یاد نہ ہوتو صرف ”بسم اللّٰہ ، اللہ اکبر“ پڑھیں تو ذبح ہوجائے گا اور قربانی ان شاء اللہ قبول ہوجائے گی۔

Dua Qurbani ki

Wajib Dua

Jab app zibah (zabah) karne lage to us se pahle Yeh Dua padhen

بِسْمِ اللّٰہ

Bismillaah

Yeh padhna wajib hai

Mustahab Dua

Iske alawa jo bhi duaen hain Wo sab mustahab hain agar na pad saken to bhi Qurbani hojaegi Aur janwar halal hojaega in sha Allaah

اللّٰہُ أَكْبَرُ، اللّٰهُمَّ هذا مِنْكَ وَلَكَ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي، إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

”بسمِ اللهِ واللهُ أكبرُ ، اللهم هذا منك ولك“ کی دلیل

عن جابر بن عبدالله قَالَ أنَّ النبيَّ ذبح يومَ العيدِ كبشَينِ – وفيه – ثم قال : بسمِ اللهِ واللهُ أكبرُ ، اللهم هذا منك ولك

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے ۔اس حدیث میں ۔ یہ بھی ہے ۔ پھر آپ ﷺ نے یہ دعاء "بسمِ اللهِ واللهُ أكبرُ ، اللهم هذا منك ولك" پڑھی۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے إرواء الغليل: 1152 میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ کی دلیل:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ، فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: "إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ"، ثُمَّ ذَبَحَ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن سینگ دار ابلق خصی کئے ہوئے دو دنبے ذبح کئے، جب انہیں قبلہ رخ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی: إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض على ملة إبراهيم حنيفا وما أنا من المشركين، إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له، وبذلك أمرت وأنا من المسلمين، اللهم منك ولك وعن محمد وأمته باسم الله والله أكبر "میں اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں ابراہیم کے دین پر ہوں، کامل موحد ہوں، مشرکوں میں سے نہیں ہوں بیشک میری نماز میری تمام عبادتیں، میرا جینا اور میرا مرنا خالص اس اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی عطا ہے، اور خاص تیری رضا کے لیے ہے، محمد اور اس کی امت کی طرف سے اسے قبول کر، (بسم اللہ واللہ اکبر) اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ بہت بڑا ہے" پھر ذبح کیا۔

Narrated Jabir ibn Abdullah: The Prophet(ﷺ) sacrificed two horned rams which were white with black markings and had been castrated. When he made them face the qiblah, he said: I have turned my face towards Him. Who created the heavens and the earth, following Abraham's religion,

the true in faith, and I am not one of the polytheists. My prayer, and my service of sacrifice, my life and my death are all for Allah, the Lord of the Universe, Who has no partner. That is what I was commanded to do, and I am one of the Muslims. O Allah it comes from Thee and is given to Thee from Muhammad and his people. In the name of Allah, and Allah is Most Great. He then made sacrifice.

سنن ابي داود / کتاب: قربانی کے مسائل / باب : کس قسم کا جانور قربانی میں بہتر ہوتا ہے ؟، حدیث نمبر: 2795 ، سنن ابن ماجہ/الأضاحی 1 (3121)، (تحفة الأشراف: 3166)، سنن الترمذی/الأضاحی 22 (1521)، مسند احمد (3/356، 362، 375)، سنن الدارمی/الأضاحی 1 (1989) (حسن)> (اس کے راوی ابوعیاش مصری مجهول، لین الحدیث ہیں، لیکن تابعی ہیں، اور تین ثقہ راویوں نے ان سے روایت کی ہے، نیز حدیث کی تصحیح ابن خزیمہ، حاکم، اور ذھبی نے کی ہے، شیخ البانی رحمہ اللہ نے پہلے اسے ضعیف ابی داود میں رکھا تھا، پھر تحسین کے بعد اسے صحیح ابی داود میں داخل کیا) (8/ 142)

اللهم تقبل منى کی دلیل

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ، فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ: "هَلُمِّي الْمُدْيَةَ"، ثُمَّ قَالَ: "اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ"، فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: "بِاسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ" ثُمَّ ضَحَّى بِهِ.

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگ دار لانے کا جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں (یعنی پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سیاہ ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا مینڈھا قربانی کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ ! چھری لا۔" پھر فرمایا: "تیز کر لے اس کو پتھر سے۔" میں نے تیز کر دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا: پھر فرمایا: "بسم اللہ یا اللہ ! قبول کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی طرف سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف سے۔" پھر قربانی کی اس کی۔

'A'isha reported that Allah's Messenger (ﷺ) commanded that a ram with black legs, black belly and black (circles) round the eyes should be brought to him, so that he should sacrifice it. He said to 'A'isha: Give me the large knife, and then said: Sharpen it on a stone. She did that. He then took it (the knife) and then the ram; he placed it on the ground and then sacrificed it, saying: Bismillah, Allah-humma Taqabbal min Muhammadin wa Al-i-Muhammadin, wa min Ummati Muhammadin (In the name of Allah," O Allah, accept [this sacrifice] on behalf of Muhammad and the family of Muhammad and the Umma of Muhammad").

صحیح مسلم / قربانی کے احکام و مسائل / باب : قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ و اللہ اکبر کہنا ۔ حدیث نمبر: 5091

اور اسکے علاوہ جو دعائیں بتائی جاتی ہیں جیسے:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

سنن ابي داود / كتاب: قربانی کے مسائل / باب : کس قسم کا جانور قربانی میں بہتر ہوتا ہے ؟، حدیث نمبر: 2795 ، سنن ابن ماجہ/الأضاحی 1 (3121)، (تحفۃ الأشراف: 3166)، سنن الترمذی/الأضاحی 22 (1521)، مسند احمد (3/356، 362، 375)، سنن الدارمی/الأضاحی 1 (1989) (حسن)<< (اس کے راوی ابوعیاش مصری مجہول، لین الحدیث ہیں، لیکن تابعی ہیں، اور تین ثقہ راویوں نے ان سے روایت کی ہے، نیز حدیث کی تصحیح ابن خزیمہ، حاکم، اور ذہبی نے کی ہے، شیخ البانی رحمہ اللہ نے پہلے اسے ضعیف ابی داود میں رکھا تھا، پھر تحسین کے بعد اسے صحیح ابی داود میں داخل کیا) (8/ 142)

لیکن اگر آپ کو پوری دعا یاد نہ ہو تو صرف "بسم اللہ ، اللہ اکبر" پڑھیں تو ذبح ہوجائے گا اور قربانی ان شاء اللہ قبول ہوجائے گی ، لیکن اگر کوئی یہ اہم دعا" بسم اللہ ، اللہ اکبر " ہی بھول جائے تو کیا اس کی قربانی قبول ہوگی کہ نہیں ؟ اس بارے میں امام بخاری کے فتوی کی روشنی میں شیخ صالح الفوزان اوردوسرے علماء کرام نے یہ کہا ہے کہ قربانی قبول ہوجائے گی ، کیونکہ اس نے جان بوجھ کر نہیں چھوڑا بلکہ بھول سے پڑھنا چھوڑدیا ہے اور ان کا استدلال ان آیات سے ہے:

"وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ" (سورة الأنعام :121)

اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ کام نافرمانی کا ہے

اسی طرح:

"رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا" (سورة البقرة :286)

"اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا"

نیز یہ کہ امت محمدیہ کی وہ چیزیں جو بھول کر ان جانے میں ہوجاتی ہیں وہ معاف ہوجاتی ہیں:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ".

سیدنا ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "اللہ تعالیٰ نے میری امت سے بھول چوک ، اور جس کام پر تم مجبور کر دیے جاؤ معاف کر دیا ہے" ۔

It was narrated from Abu Dharr Al-Ghifari that the Messenger of Allah (ﷺ) said: Allah has forgiven for me my nation their mistakes and forgetfulness, and what they are forced to do."

سنن ابن ماجہ / کتاب: طلاق کے احکام و مسائل / باب : زبردستی یا بھول سے دی گئی طلاق کے حکم کا بیان ۔حدیث نمبر: 2043 ، (تحفة الأشراف: 11922)، اس حدیث کی سند میں ابو بکرالہذلی ضعیف راوی ہے، لیکن شیخ البانی رحمہ اللہ نے شواہد کی بناء پر اس حدیث کو صحیح

قرار دیا ہے۔

اور یہ حرمت یا گناہ اس وقت ہوتا جب جان بوجھ کر عمداً اس کا ارتکاب کیا جائے ، اور بسم اللہ چھوڑدے تو وہ ذبیحہ حرام ہوجاتا ہے اور اس کو میتہ کے حکم میں ڈال دیاجاتا ہے ، لیکن اگر وہ بھول جاتا ہے تو اس کے حرام ہونے میں کوئی دلیل نہیں ملتی ، جبکہ بعض علماء نے اس کو ناجائز قرار دیا ہے ۔ لیکن شیخ صالح الفوزان نے اپنی کتاب الاطعمۃ میں اس کی مفصل بحث کی ہے ، بہرحال ہمیں اس بات کی تاکید کرنی چاہئے کہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا نہ بھولیں۔

اسلامی ذبح کے تعلق سے ہمارے بعض غیر مسلم بھائیوں کا اعتراض ہوتا ہے کہ ذبح کرنے کے بعد جانور تڑپتا اور تکلیف میں ہوتا ہے

تو ان کے لئے یہ جواب ہے کہ وہ جانور تڑپتا نہیں بلکہ پیسجتا ہے ،یعنی کہ جب یہ چار چیزیں کاٹی جاتی ہیں تو سارے جسم کی رگیں خون کو باہر کی طرف چھینکتی ہیں تو اس عمل میں جانور حرکت کرنے لگتا ہے، تو ہمیں بظاہر وہ تڑپتا ہوا نظر آتا ہے ، اس طریقے سے ذبح کرنے کے بہت بڑے فوائد ہیں ، کیونکہ اس طریقےسے جسم کا سارا خون باہر نکل جاتا ہے ، اگر خون جسم میں ہی رہ جائے تو اس خون میں یورک ایسڈ Uric acid ہوتا ہے یہ وہی یورک ایسڈ ہے جو پیشاب میں ہوتا ہے اور یہ تیزاب کی شکل اختیار کرتا ہے تواس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں ، اگر یہ انسانی جسم میں چلے جائے تو بہت ہام فل harmful سخت نقصان دہ ہوجاتا ہے ، تو اس خون سے بچنے کے لئے اسلامی طریقہ اپنایاجائے ، لیکن اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اھل مغرب نے بہت زیادہ ریسر چ کرکے ایک طریقہ متعارف کیا ہے کہ جانور کو برقی جھٹکا (شاک) دے کر بیہوش کرتے ہوئے مارا جاتا ہے تو وہ طریقہ آپ کیوں نہیں اپنا لیتے ، تو اس کے بارے میں بھی تحقیق اور ریسر چ سے ثابت ہوچکا ہے کہ EEG, ECG کے ذریعہ بعض ڈاکٹرس نے مغربی اور اسلامی دونوں طریقوں سے جانوروں کو مشینیں لگا کر مارا تو جو رپورٹ آئی وہ یہ تھی کہ اسلامی طریقے سے ذبح کرتے وقت جو درد ہوا وہ اتنا کم تھا کہ مشینیں اس کو کیچ (پکڑ) نہ سکی اور نہ ریکارڈ RECORD کرسکی ، اور جب مغربی طریقے سے برقی شاک دے کر جانور کو مارا گیا تو کافی ہیوی پین Heavy pain سخت قسم کی تکلیف ریکارڈ Record کیا گیا، اور جب

اسلامی طریقہ سے ذبح کیا جاتا ہے تو لگ بھگ سارا خون جسم سے باہر نکل جاتا ہے اور جب شاک کے ذریعہ جانور کو ماراجاتاہے تو خون ویسے ہی رگوں میں جم جاتا ہے اور کسی بھی راستے سے باہر نہیں آتا ، نتیجے میں گوشت جلد ی سڑ جاتا ہے ، اور عجیب قسم کی بو باقی رہ جاتی ہے اور بیماریوں کے خدشات بہت بڑھ جاتے ہیں ، اور جب اسلامی ذبح سے جانور کی شہ رگ کٹ جاتی ہے تو اس کو درد نہیں ہوتا ، اور جان باقی رہنے کی وجہ سے دل کام کرتا ہے اور دل سارا خون باہر پمپ کردیتا ہے اور دماغ پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے ۔

10. قربانی سے متعلق بعض اہم سوالات

1) پہلا سوال یہ ہے کہ کیا ایک بکرے کی قربانی سارے گھر والوں کی طرف سے کافی ہوجاتی ہے ؟

جواب :- الحمدللہ ا س سوال کا جواب ترمذی شریف میں موجود ہے:

عن عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ , قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ: كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: "كَانَالرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ , وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ , فَيَأْكُلُونَ , وَيُطْعِمُونَ , حَتَّى تَبَاهَى النَّاسُ , فَصَارَتْ كَمَا تَرَى"

عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا : رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قربانیاں کیسے ہوتی تھی ؟ انہوں نے کہا : ایک آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا تھا ، وہ لوگ خود کھاتے تھے اور دوسروں کو کھلاتے تھے یہاں تک کہ لوگ (کثرت قربانی پر) فخر کرنے لگے ، اور اب یہ صورت حال ہو گئی جو دیکھ رہے ہو ۔

Narrated 'Ata bin Yasaar:I asked Abu Abyub [Al-Ansari] how the slaughtering was done during the time of the Messenger of Allah (ﷺ). He said: 'A man would sacrifice a sheep for himself and the people in his household. They would eat from it and feed others, until the people (later) would boast about it and it became as you see now."

سنن ترمذی / کتاب: قربانی کے احکام و مسائل / باب : ایک بکری کی قربانی گھر کے سارے افراد کی طرف سے کافی ہے ۔حدیث نمبر: 1505 / حکم البانی: صحیح ، ابن ماجۃ (3147)

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے علماء کرام کے متفقہ فتوی یہ ہے:

تحفۃ الاحوذی میں ہے:

"یہ حدیث اس کی صریح نص اور دلیل ہے کہ ایک بکری، آدمی اور اس کے گھروالوں کی جانب سے کافی ہے ،چاہے ان کی تعداد زیادہ ہی ہو، اور حق بھی یہی ہے۔"

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ "زاد المعاد" میں کہتے ہیں:

"اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک بکری آدمی اور اس کے گھر والوں کی جانب سے کافی ہے، چاہے ان کی تعداد کتنی بھی زیادہ ہو۔"

اور امام شوکانی "نیل الاوطار" میں لکھتے ہیں:

"حق یہی ہے کہ ایک بکری، ایک گھر والوں کی جانب سے کافی ہے ،چاہے ان کی تعداد سو یا اس بھے زیادہ ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ سنت سے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے" انتہی مختصرا۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ثواب میں شراکت کی کوئی حصر نہیں ہے، دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری امت کی جانب سے قربانی کی، اور ایک شخص اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے ایک ہی قربانی کرتا ہے، چاہے ان کی تعداد ایک سو ہی کیوں نہ ہو" انتہی۔(13)

ملاحظہ فرمائیں: الشرح الممتع (5/ 275)

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک خاندان بائیس افراد پر مشتمل ہے، اور آمدنی ایک ہی ہے، اور خرچ بھی ایک، اور وہ سب قربانی بھی ایک ہی کرتے ہیں، مجھے علم نہیں کہ آیا ان کے لیے یہ ایک قربانی کافی ہے یا کہ انہیں دو قربانیاں کرنا ہونگی؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"اگر تو خاندان بڑا ہے اور اس کے افراد زیادہ ہیں اور وہ ایک ہی گھر میں سکونت پذیر ہوں تو ان سب کی جانب سے ایک ہی قربانی کافی ہے، اور اگر وہ ایک سے زیادہ کریں تو یہ افضل ہے" انتہی۔

ملاحظہ فرمائیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء(11/408)

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے:

عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ صَغِيرٌ، فَمَسَحَ رَأْسَهُ، وَدَعَا لَهُ، وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ۔"

سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور ان کی والدہ زینب بنت حمید ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا یا رسول اللہ ! اس سے بیعت لے لیجئے ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ :"یہ ابھی کمسن ہے ۔" پھر نبی کریم ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی اور وہ اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری قربانی کیا کرتے تھے ۔

Narrated `Abdullah bin Hisham:who was born during the lifetime of the Prophet (ﷺ) that his mother, Zainab bint Humaid had taken him to Allah's Messenger (ﷺ) and said, "O Allah's Messenger (ﷺ)! Take his Pledge of allegiance (for Islam)." The Prophet (ﷺ) said, "He (`Abdullah bin Hisham) is a little child," and passed his hand over his head and invoked Allah for him. `Abdullah bin Hisham used to slaughter one sheep as a sacrifice on behalf of all of his family.

صحیح بخاری / کتاب: حکومت اور قضا کے بیان میں / باب : نابالغ لڑکے کا بیعت کرنا ۔حدیث نمبر: 7210

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور وہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے ایک ہی قربانی کیا کرتے تھے"۔ یہ حدیث میں مذکور عبد اللہ بن ہشام ہیں" انتہی۔

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میرے دو گھر ہیں جن میں پندرہ کلو میٹر کا فاصلہ ہے، اور میں قربانی کرنا چاہتا ہوں، کیا میں ہر گھر میں علیحدہ قربانی کروں یا کہ ایک ہی گھر میں قربانی کر لوں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"آپ کے لیے ایک ہی قربانی کافی ہے کیونکہ ان گھروالوں کا سربراہ ایک ہی ہے، اور اگر آپ دونوں گھروں میں علیحدہ قربانی کرتے ہیں تو یہ افضل ہے" انتہی۔

ملاحظہ فرمائیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء(11/ 407)

والد سے الگ رہائش پذیر بڑا بیٹا اپنے لئے علیحدہ سے قربانی کر سکتاہے، کیونکہ اب یہ اپنے والد کے اہل خانہ میں شامل نہیں ہے، بلکہ وہ ایک مستقل گھر کا مالک ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے ولو بالفرض چار بھائی ہوں اورچاروں کے گھر الگ الگ ہوں یعنی ایک ہی بلڈنگ یا اپارٹمنٹ یا آس پاس رہتے ہوں اور ان کا چولہا الگ الگ ہو اور ہر کوئی اپنی اپنی زندگی گذار ہے ہوں اور چاروں استطاعت رکھتے ہوں تو ایسے صورت میں چاروں کی جانب سے قربانی الگ الگ دی جائے گی ۔ لیکن ایک ہی گھر ہے اور ایک ہی چولہا اور ہانڈی ہے اور کمانے والے بہت سارے ہوں تب تو ایک ہی قربانی کافی ہوگی ۔ لیکن ہمارے پاس ایک رواج عام ہےمثلاً اگر گھر میں چار لوگ ہیں ، تو چار بکرے خریدے جاتے ہیں اور ایک والدہ کی طرف سے ، ایک والد کی طرف سے ، ایک بیٹے کی طرف سے اور ایک بیٹی کی طرف سے اور چارو ں کو اس نیت سے ذبح کیا جاتا ہے کہ ہر ایک کا الگ بکرا ہے ۔ لیکن اگر ہم ان چاروں بکرے اس نیت اور دعاء"اللھم تقبل منی ومن اھل بیتی " کے ساتھ ذبح کریں کہ اے اللہ !یہ قربانی قبول فرمایا میری طرف سے اور میرے گھروالوں کی طرف سے تو ان شاء اللہ ایک ایک فرد کو چار چار قربانیاں دینے کا ثواب ملے گا ۔

2) دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک بکرے اور گائے اور اونٹ میں کتنے حصے کئے جاسکتے ہیں ؟

جواب :- بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بکرے میں تین حصے ہوتے ہیں ، یہ بات بالکل غلط ہے ، جبکہ بکرے میں ایک ہی حصہ ہوتا ہے یعنی ایک بکرے میں ایک ہی قربانی ہوسکتی ہے ، لیکن گائے میں سات حصے ہوسکتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ ایک گائے میں سات لوگوں یا خاندانوں کی قربانی کی جاسکتی ہے ، اور اونٹ میں بھی سات لوگ حصہ داربن سکتے ہیں ، یعنی ایک اونٹ میں سات خاندان والے حصہ دار ہوسکتے ہیں ۔

3) تیسراسوال یہ ہے کہ کیا قربانی کرنے والا ہی یکم ذو الحجہ سے 10 ذی الحجہ تک بال یا ناخن نہ کاٹے ، یعنی قربانی کے بعد ہی کاٹ سکتا ہے یا یہ عمل خاندان کےدیگر افراد بھی کرسکتے ہیں ؟

جواب :- جو آدمی کمانے والا اور گھر کا نگران ہوتا وہی انوسٹر investor ہوتا ہے ۔تو یکم ذو الحجہ تا 10 ذو الحجہ ساری پابندیاں اسی پر عائد ہوتی ہیں کیونکہ اس نے یہ نیت کی ہے کہ وہ سارے خاندان کی طرف سے قربانی کرے گا کیونکہ حدیث میں یہ ہے :

عن ام سلمة ترفعه، قال: "إذا دخل العشر وعنده اضحية يريد ان يضحي، فلا ياخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا".

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب ذی الحجہ کا عشرہ آ جائے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربان کرنا چاہے تو بال نہ کترائے نہ ناخن تراشے۔"

Umm Salama reported Allah's Apostle (ﷺ) as saying: If anyone of you intends to offer sacrifice he should not get his hair cut or nails trimmed.

صحیح مسلم / قربانی کے احکام و مسائل / باب : جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے۔حدیث نمبر: 1977 ، سنن ترمذی: 1523 ، سنن ابی داود/ الضحایا 3 (2791)، سنن النسائی/الضحایا 1 (4367)، سنن ابن ماجہ/الأضاحی 11 (3149)، (تحفة الأشراف: 18152)، و مسند احمد (6/289، 301)، 311)، سنن الدارمی/ الأضاحی 2 (1990)

اورحدیث میں یہ نہیں کہ "یُضحی عنہ" کہ جس کی طرف سے قربانی دی جارہی ہے ان کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے بال اور ناخن نہ نکالیں ، صرف وہ آدمی جو قربانی دینے والا ہو اسی پر یہ ساری پابندیاں ہیں ، اور بعض لوگ یہ حدیث بیان کرتے ہیں جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتو وہ اپنے بال و ناخن نہ نکالے اور عید کی نماز کے بعد اس کو نکالے تو اس حدیث کو علماء کرام نے ضعیف کہا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ، قَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أُضْحِيَّةً أُنْثَى، أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ: لَا، وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ".

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : "اضحیٰ کے دن (دسویں ذی الحجہ کو) مجھے عید منانے کا حکم دیا گیا ہے جسے اللہ عزوجل نے اس امت کے لیے مقرر و متعین فرمایا ہے" ، ایک شخص کہنے لگا : بتایئے اگر میں بجز مادہ اونٹنی یا بکری کے کوئی اور چیز نہ پاؤں تو کیا اسی کی قربانی کر دوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : "نہیں ، تم اپنے بال کترلو ، ناخن تراش لو ، مونچھ کتر لو ، اور زیر ناف کے بال لے لو ، اللہ عزوجل کے نزدیک (ثواب میں) بس یہی تمہاری پوری قربانی ہے" ۔

Narrated Abdullah ibn Amr ibn al-As: The Prophet ﷺ said: I have been commanded to celebrate festival ('Id) on the day of sacrifice, which Allah, Most High, has appointed for this community. A man said: If I do not find except a she-goat or a she-camel borrowed for milk or other benefits, should I sacrifice it? He said: No, but you should clip your hair, and nails, trim your moustaches, and shave your pubes. This is all your sacrifice in the eyes of Allah, Most High.

سنن ابي داود / كتاب: قربانی کے مسائل / باب : قربانی کے وجوب کا بیان ۔حدیث نمبر: 2789 ، سنن النسائی/الضحایا 1 (4370)، (تحفة الأشراف: 8909)، مسند احمد (2/169) (شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حدیث عیسیٰ کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، جبکہ عیسیٰ بتحقیق ابن حجر صدوق ہیں، نیز ملاحظہ ہو: ضعیف ابي داود: 2, 370)نیز شیخ البانی رحمہ

اللہ نے تخریج مشکاۃ المصابیح: 1424 میں فرمایا کہ اس حدیث کی سند میں عیسی بن ھلال الصدفی ہے اور وہ مجہول ہے ۔

4) چوتھاسوال قربانی کے لئے قرضہ لیا جاسکتا ہے یا نہیں ؟

جواب :- اس معاملے میں شیخ بن باز رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر آدمی کو یہ معلوم ہو کہ قرض لیا جائے تو بڑی آسانی سے ادا کیا جاسکتا ہے ، اور کچھ دنوں میں مال آجاے گا اور اگر وہ مرجاے تو اس کے گھر والے بآسانی ادا کرسکتے ہیں تو ایسے آدمی کے لئے جائز ہے کہ وہ قرضہ لے کر قربانی کرے ، مثا ل کے طورپر کسی کی تنخواہ تاخیر سے ملتی ہے یعنی قربانی کی تاریخ بعد موصول ہوتی ہے تو کوئی حرج نہیں کہ وہ قرض لے کر قربانی کرے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا:اگر کوئی شخص قربانی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کیا وہ قرض لے سکتا ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

"اگر تو وہ قرض ادا کر سکتا ہو تو قرض حاصل کر کے قربانی کرے تو یہ بہتر اور اچھا ہے، لیکن اس کے لیے ایسا کرنا واجب اور ضروری نہیں" انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیہ (26 / 305).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا:

کیا استطاعت نہ رکھنے والے شخص پر قربانی کرنی واجب ہے ، اور کیا تنخواہ کی وجہ سے وہ قربانی کرنے کے لیے قرض حاصل کرسکتا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

"قربانی کرنا سنت ہے واجب نہیں.... مسلمان شخص کو اگر علم ہو کہ وہ قرض کی ادائیگی کی استطاعت رکھتا ہے تو قربانی کے لیے قرض لینے میں کوئی حرج نہیں ہے" انتہی.

دیکھیں: فتاوی ابن باز (1 / 37).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا :اگر اس شخص کو قرض ادائیگی نہ ہونے کا خدشہ ہو کہ یا پھر کاروبار میں لگا ہوا پیسہ مل سکتا بھی ہے اور نہیں بھی تو ایسی صورت میں وہ غلو سے کام

نہ لے بلکہ خاموش رہے اور قربانی نہ کرے ، ورنہ اگر وہ قرض لے کر مرجائےتو ایسی صورت میں بڑی وعیدیں آئیں ہیں ۔

5) پانچواں سوال ہے کہ قربانی کے وقت کا آغاز و اختتام کب ہوگا ؟

جواب :- قربانی کے وقت کے بارے میں تفصیل گذرچکی ہے ، لیکن مختصر یہ کہ عید کی نماز پڑھنے کے بعد سے لیکر 13 تیرھویں ذی الحجہ تک قربانی کی جاسکتی ہے ، لیکن جو عید کی نماز سے پہلے قربانی دے دے تو اس کی عام قربانی شمار کی جائے گی وہ عید الاضحیٰ والی قربانی نہ ہوگی۔

6) چھٹا سوال یہ ہے کہ کیا کسی جانور کا کان تھوڑاسا کٹا ہوا ہو یا سینگھ اوپر کی جانب سے تھوڑی ٹوٹی ہوئی ہو تو کیا ایسے جانور کی قربانی دی جاسکتی ہے ؟

جواب :- جس جانور کا عیب ایسا ہو جو ظاہر نہ ہوتا ہے یعنی غور سے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہو جیسے کان تھوڑا کٹا ہواہے یا سینگھ تھوڑی ٹوٹی ہوئی جو عیب عام طور سے ظاہر نہیں ہوتا ہو تو اس قسم کے معمولی عیوب کی موجودگی میں کوئی حرج نہیں ،ایسے جانور وں کی قربانی دی جاسکتی ہے ، اوربسا اوقات جانوروں کے کا روباری عموما جانور و ں کی پہچان کے لئےان کے کان کی طرف یا پیٹھ پر یا ران پر داغ دیتے ہیں ، اور اسی طریقے سے پہچان کے لئے کان میں چھوٹے چھوٹے سوراخ بناتے ہیں تو اس قسم کے معمولی عیوب میں کوئی حرج نہیں ، بلکہ ایسے جانورکی قربانی دی جاسکتی ہے اور اسی کے بارے میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بتایا کہ کان وغیرہ میں چھوٹے موٹے سوراخ سے کوئی عیب ظاہر نہیں ہوتا اور یہ عیب شمار نہیں ہوگا ، لیکن آدھا کان کٹ چکا ہو اور کٹ کر لٹک رہا ہو یا غائب ہو تو یہ عیب ہر ایک کی نظر میں عیب لگتا ہے تو ایسے جانور کی قربانی نہیں ہوگی ۔

7) ساتواں سوال یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کی تقسیم کیسے کی جانی چاہئے ؟

جواب :- قربانی کے گوشت کی تقسیم کے سلسلہ میں بہت غلو پایاجاتاہے اور بعض حضرات اس کو واجب سمجھتے ہیں اور اس بات کے قائل ہیں کہ گوشت کے تین حصے بنائے جائیں ایک حصہ غرباء اور مساکین میں اور دوسرا حصہ رشتہ داروں اور احباب میں اور تیسرا حصہ گھر میں رکھ لیں تو اس فکر کے پیش نظر لوگ جانور کی ہر چیز کے تین حصے کرتے ہیں جیسے کلیجی، دل ، اور گردے ، تو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کوئی ضروری تقسیم نہیں بلکہ مستحبات میں سے ہے کیونکہ جس کام سے پہلے روکا گیا اور پھر دوبارہ اس کی اجازت دے دی جائے تو اس حکم کی نوعیت

مستحب و مباح کی ہوتی ہے ، جیسے نبی اکرم ﷺ نے شروع میں قربانی کا تمام گوشت کھانے اور باقی نہ رکھتے ہوئے صدقہ کردینے کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ سال قحط سالی کا تھا مگر بعد میں لوگوں کے اندر مالی فراوانی آگئی تو نبی اکرم ﷺ نے جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کی بھی اجازت دی ہے ، اور قرآن میں جو آیا ہے :

"فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ" ﴿سورة الحج : ٢٨﴾

"پس تم آپ بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔"

اس آیت سے ابن عثیمین رحمہ اللہ نے استدلال کیا کہ :

گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنا واجبات میں سے نہیں بلکہ مستحبات میں سے ہے کہ آدمی خود کھائے اور رشتہ داروں کو بھی دیا کرے اور اسی طرح غریبوں کی بھی دے ، لیکن اگر وہ پورے کا پورا کھالیتا ہے یا پھر تمام کا تمام ذخیرہ کرلیتا یا پھر پورے کا پورا صدقہ کردیتا ہے تو کوئی گناہ نہ ہوگا ، لیکن بھلا اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ آدمی خو دنہ پورے کا پورا کھاجائے بلکہ سب کا خیا ل کرے کیونکہ رشتہ داریاں بڑھانے ، نفرتوں کو ختم کرنے اور غریبوں کی دعائیں لینے کا یہ اچھا ذریعہ ہے ، اگر آپ غریبوں پر رحم کریں گے اور رشتہ داریاں کا خیال رکھیں گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ آہ پر رحم کرے گا ، تو گوشت کو تقسیم کرنے کے پیچھے کیا حکمت ہے؟ تو اس کے جواب میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ :

جب بندہ قربانی کا گوشت کھاتا ہے تو اللہ کو اس امر سے خوشی ہوتی ہے کہ اس کا بندہ اسٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائے اور اللہ تعالی کے فرمان : "وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا" (سورة الأعراف :31) "اور کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو" پر عمل کرے ، اور جب وہ صدقہ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے یہ امید لگا تا ہے اس کو ثواب ملے گا اور اس طرح وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے جڑ جاتا ہے ، اور جب وہ رشتہ داروں میں تقسیم کرتا ہے تو ان میں محبتیں بڑھتی ہیں اور رشتہ داریاں مضبوط ہوتی ہیں ، اور یہ بھی ایک بہت بڑ ے ثواب کا باعث بنتا ہے جیسے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَهَادُوا تَحَابُّوا."

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آپس میں تحفے لیا دیا کرو، اس سے باہم محبت پیدا ہوتی ہے۔“

Narrated Abu Hurairah (RA): The Prophet (ﷺ) said: “Give gifts to one another and you will love one another.”

امام بخاری رحمہ اللہ نے ” اَلْأَدَبِ الْمُفْرَدِ“ میں 594 اور ابویعلی نے 6148 میں اس حدیث کو حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہےاور بیھقی نے 280/6 میں اور دولابی نے الکنی: 842 میں اس حدیث کو روایت کیا ہے ، شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع: 3004 میں حسن قرار دیا ، نیز ملاحظہ فرمائیں اِلْاِرواء: 1601

اور نبی اکرم ﷺ کی عادت تھی کہ نبی اکرم ﷺ تحفہ دیااور لیا کرتے تھے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ، وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ“

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے ، اور صدقہ نہیں کھاتے تھے۔

Narrated Abu Hurairah:The Messenger of Allah (ﷺ) would accept a present, but would not accept alms (sadaqah).

سنن ابي داود / کتاب: دیتوں کا بیان / باب : آدمی نے کسی کو زہر پلایا کھلا دیا اور وہ مر گیا تو اس سے قصاص لیا جائے گا یا نہیں ؟،حدیث نمبر: 4512 ، تحفة الأشراف: (15025)، مسند احمد (2/359) ، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

ایک اور سوال یہ ہے کہ گوشت تقسیم کیاجائےتو پکا کر کیا جائے یا کچا ہی تقسیم کیا جائے، اس کے جواب میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا کہ: گوشت کو کچا تقسیم کرنا ہی سنت اور صحیح ہے

اسی طرح ایک سوال یہ آتا ہے کہ کب تک تقسیم کیا جانا چاہیئے ، شیخ نے کہا کہ اگر قربانی کے دن ختم ہوجائیں تب بھی گوشت کو تقسیم کیا جانے میں حرج نہیں ہے

اور یہ سوال کہ کتنی مقدار تقسیم کرنا چاہیئے تو اس میں بھی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے ۔

8) ۔اہم سوال یہ ہے کہ مرحوم کی طرف سے قربانی دی جاسکتی ہے یا نہیں ؟

جواب :- اس سلسلہ میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے واضح طورپر یہ کہا کہ چونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے جو خاص اوقات میں خاص چیزوں کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اور قربانی ایک عبادت ِ محضہ ہے جس کو ہم ایسے ہی بجا لائیں گے جیسے نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے کیا ہے اور ہم اس میں کوئی کمی بیشی اور بدلاؤ نہیں لاسکتے ، تو تمام عہد نبوت اور عہد صحابہ میں کوئی ایک ایسی دلیل نہیں ملتی کہ جس سے ہم کو یہ معلوم ہوا کہ کبھی نبی اکرم ﷺ یا صحابہ نے کسی میت کی طرف سے قربانی کی ہو،لیکن نبی اکرم ﷺ کے ایک عمل سے جو بات ثابت ہوتی ہے کہ زندوں کے ساتھ مردوں کو بھی ملایا جائے جیسے کہ نبی اکرم ﷺ قربانی کرتے وقت یہ کہتے تھے کہ : "یہ میرے اور میرے گھروالوں کی طرف اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جنھوں نے قربانی نہیں دی":

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ , قَالَ: "شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحَى بِالْمُصَلَّى , فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ , فَأُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ , وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ , وَاللَّهُ أَكْبَرُ، هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي"

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ گیا، جب آپ ﷺ خطبہ ختم کر چکے تو منبر سے نیچے اترے، پھر ایک مینڈھا لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، اور (ذبح کرتے وقت) یہ کلمات کہے: "بسم اللہ واللہ اکبر، ہذا عنی وعمن لم یضح من اِمتی" "یہ میرے اور میرے گھروالوں کی طرف اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جنھوں نے قربانی نہیں دی" ۔

Narrated Jabir bin 'Abdullah:

"I attended the Eid Al-Adha' with the Prophet (ﷺ) at the Musalla. When he finished his Khutbah, he descended from his Minbar and was given a male sheep. The Messenger of Allah (ﷺ) slaughtered it with his hand and said: 'Bismillah, Wa Allahu Akbar, this from me and whoever does not slaughter from my Ummah.'"

سنن ترمذی، کتاب: قربانی کے احکام و مسائل، باب: قربانی سے متعلق ایک اور باب۔حدیث نمبر: 1521، سنن ابی داود/ الضحایا8 (2810)، سنن ابن ماجہ/الآضاحی 1 (3121)، (تحفۃ

الأشراف: (3099)، مسند احمد (3/356، 362)،سنن الدارمی/الأضاحی1 (1989)، راوی "مطلب" کے "سیدنا جابر" رضی اللہ عنہ سے سماع میں اختلاف ہے، مگر شواہد ومتابعات کی بنا پر یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے، اِلاِرواء 1138، وتراجع الألبانی 580)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اِلاِرواء (1138) ، صحیح اِبي داود (2501) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ نبی اکرم ﷺ کے گھروالوں میں بعض مرحوم ہوچکے تھے اور بعض باحیات تھے جیسے ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ، آپ ﷺ ی تین صاحبزادیاں رضی اللہ عنھن اور آپ ﷺ کے حقیقی چچا سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی حیات میں وفات پاچکی تھیں اور اسی طرح نبی ﷺ کے متعدد رشتہ داروفات پاچکے تھے ، اس کے باوجود نبی ﷺ نے ان میں سے کسی کے حق میں کوئی مستقل قربانی نہیں فرمائی ، اور نہ ہی صحابہ کرام کی جانب سے کوئی ایسا عمل ثابت ہے ، اگر جائز ہوتا تو صحابہ کرام ہم سے پہلے اس پر عمل کرچکے ہوتے ۔

اور دوسری بات "اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جنھوں نے قربانی نہیں دی" کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض صحابہ اس وقت وفات پاچکے تھے ، تو یہ وفات پانے والے بھی نبی اکرم ﷺ کے امتیوں میں سے تھے ، اس حدیث سے جو معنیٰ نکل سکتا ہے وہ یہ کہ زندوں کی قربانی کے ساتھ ساتھ مردوں کو جمع کرلیا جائے ، جیسے آپ اگر قربانی دے رہے ہیں اور آپ کے والدین کا انتقال ہوچکا ہے تو آپ ان کو بھی اپنی قربانی کے ساتھ شامل کرسکتے ہیں کیونکہ والدین کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا "انت و مالک لابیک" " تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے والد کے ہیں":

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا، وَإِنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِي، فَقَالَ: "أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا : اللہ کے رسول ! میرے پاس مال اور اولاد دونوں ہیں ، اور میرے والد میرا مال ختم کرنا چاہتے ہیں ! آپ ﷺ نے فرمایا : "تم اور تمہارا مال دونوں تمہارے والد کے ہیں"۔

It was narrated from Jabir bin 'Abdullah that a man said:"O Messenger of Allah, I have wealth and a children, and my father wants to take all my wealth." He said: "You and your wealth belong to your father."

سنن ابن ماجہ / کتاب: تجارت کے احکام و مسائل / باب : اولاد کے مال میں والدین کے حق کا بیان ۔حدیث نمبر: 2291 ، تحفۃ الأشراف: 3093، ومصباح الزجاجۃ: 805) ، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

ایک سوال یہ آتا ہے کہ اگر کسی نے اپنی قربانی میں مردوں کو بھی شامل کرلیا تو کیا اس قربانی کا گوشت کھایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس میں مردوں کو بھی شامل کرلیا گیا ہے؟

تو اس کا یہ جواب ہے کہ ضرور آپ اس کا گوشت کھاسکتے ہیں ، کیونکہ نبی ﷺ نے "میری امت کے ان افراد کی طرف سے جنھوں نے قربانی نہیں دی" دعاء پڑھتے ہوئے قربانی فرمائی تو یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے اس قربانی کو گوشت نہیں کھایا یا نہ کھانے کو کوئی حکم دیا ہو لیکن اگر کوئی صدقہ کے طورپر قربانی دے رہا ہو،یعنی صدقے کے پییوں سے جانور ذبح کر رہا ہو اور اس کا گوشت غریبوں میں کھلادیتا ہے تو یہ صدقہ ہوگا ، قربانی نہیں اور اس کی نیت عام صدقہ کی ہوگی اور قربانی کے دنوں میں دی جانے والی قربانی بالکل الگ ہے ، اور جو جانور صدقہ کی نیت سے ذبح کیاجائے گا وہ تو سال بھرمیں کبھی بھی کیا جاسکتا ہے

لیکن یہ امر بھی ذہن نشین رہے کہ میت تک ایصال ثواب کا ذریعہ بننے والے کچھ مستثنی اعمال ہیں جیسے حج، عمرہ ، واجب روزہ اور دعاء ۔ ا س مالی صدقے کے تعلق سے شیخ البانی رحمہ اللہ کا جو موقف ہے وہ یہ ہے کہ مالی صدقہ کے لئے صرف بچوں کو اجازت ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی طرف سے ادا کرسکتے ہیں ، کیونکہ بچے اپنے ماں باپ کی محنتوں کا ہی نتیجہ ہوتے ہیں ، اس وجہ سے صرف ماں باپ کی حد تک بچوں کو اجازت ہے لیکن دوسرو ں کی طرف سے مالی صدقہ جائز نہیں ہے مثلاً اگر رشتہ دار میں سے کسی کی وفات ہوجائے جیسے پھوپھو چچا یا اور کوئی رشتہ دار تو ان کی طرف سے ایصالِ ثواب کی طورپر مالی عباد ت جائز نہیں ہے ، جب کہ دیگر علماء کرام نے مالی عبادت میں ایصال ثواب کو والدین کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کے لئے جائز قرار دیا ہے لیکن احتیاط کریں کہ عبادت محضہ یعنی خالص عبادت کی قبیل سے تعلق رکھنے والے امور میں دوسری عبادات پر قیاس نہ کیا جائے ۔

9۔ مسلمانوں میں ایک مسئلہ بہت عام ہے کہ کیا نبی اکرم ﷺ کی طرف سے قربانی دی جاسکتی ہے ؟

جیسے کہ بعض لوگ نبی اکرم ﷺ کے نام سے بھی قربانی دیتے ہیں ، تو اس ضمن میں سب سے پہلی بات یہ ذہن میں رکھنی چاہیۓ کہ نبی اکرم ﷺ کو ہمارے اعمال کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ ﷺ تو معصوم عن الخطا ہیں اور اللہ تعالی نے خودآپ ﷺ کے بخشے ہونے کی گواہی دے دی ، اس لئے نبی اکرم ﷺ کے نام کی قربانی دینا جائز نہیں ہے ، اگر آپ کو نبی اکرم ﷺ سے محبت ہے تو نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھیں ، لیکن بعض لوگ یہ دلیل لیتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خود کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت میں آپ کو دلیل نہیں ملتی ، اور بعض لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے دلیل لیتے ہیں جبکہ وہ پرلے درجے کی ضعیف روایت ہے :

عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ "أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ , أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ" , فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: أَمَرَنِي بِهِ يَعْنِي: النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدَعُهُ أَبَدًا.

حنش سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے ، ایک نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے ، تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے اس کا حکم نبی اکرم ﷺ نے دیا ہے ، لہٰذا میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا ۔

Narrated Hanash:That ‘Ali (May Allah Please with him) used to slaughter two male sheep, one for the Prophet (ﷺ) and the other for himself. When this was mentioned to him, he said: “He ordered me to” - meaning the Prophet (ﷺ) - “So I will never leave it.”

سنن ترمذی / کتاب: قربانی کے احکام و مسائل / باب : میت کی طرف سے قربانی کا بیان ۔حدیث نمبر: 1495 ، سنن ابی داود/ الأضاحی 2 (2790)، (تحفة الأشراف: 10082) ، اس حدیث کی سند میں "شریک" حافظے کے کمزور ہیں، اور ابو الحسناءؒ" مجہول، نیز "حنش" کے بارے میں بھی سخت اختلاف ہے، شیخ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف الترمذی: 1495 میں اور شیخ

عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے "تحفۃ الأحوذی : 4/433 میں اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا۔

نیز کسی صحابی سے ایسا عمل ثابت نہیں ہے اور جو ثابت ہے و ہ ضعیف روایات پر مبنی ہیں ، لہٰذا ان تمام سے بچنا چاہیے ۔

اور عید کے موقع پر کسی بدعت کا ارتکاب نہیں ہونا چاہیے ، بلکہ اس موقع پر بھی نبی اکرم ﷺ کے طریقے کو اپنانا ہوگا اور یہی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حقیقی محبت اور آپ ﷺ کی عزت کرنے کی دلیل ہے ۔

بعض لوگ قربانی کی جگہ رقم صدقہ کرتے ہیں ، اس معاملہ میں علماء کرام کی جانب سے سخت قسم کی تنبیہات ہیں کہ ایسا کرنا ہرگز بالکل جائز نہیں ہے، اگر آپ صدقہ ہی کرنا چاہتے ہیں تو نفلی صدقہ کریں ۔

10۔ اور ایک سوال یہ ہے کہ قربانی کہاں دی جائے ؟

آپ جہاں رہتے ہیں وہیں آپ کو قربانی دینی چاہیئے مثلا اگر آپ ہندوستان میں ہیں تو آپ اپنے ملک اور شہر اور اپنے محلے میں ہی کریں لیکن بعض لوگ مغربی ممالک میں رہتے ہیں اور وہاں کے قوانین کے مطابق وہ وہاں قربانی نہیں کرسکتے ، تو ایسی صورت میں دوسرے ممالک میں بھی قربانی کرواسکتے ہیں ، اور حاجیوں کے ھدی کے جانوروں کے مسائل بالکل جداگانہ ہیں ،نیز دیگر بعض مسائل میں حاجیوں کے مسائل الگ ہوتے ہیں ۔

11۔ قربانی کے جانوروں یعنی بکرا یا گائے اور اونٹ میں سے کونسا جانور قربان کرنا افضل ہے

جواب : شیخ بن باز رحمہ اللہ نے کہا کہ غنم بکرا افضل ہے اورشیخ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی زیادہ ترسنت بکرا ذبح کرنے کی ہے تو بکرا ذبح کرنا افضل ہے۔

12۔ اور چند باریک مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ جانور وں کے بعض حصے کھانے کو روک دیتے ہیں جیسے جانور کے خصیات (کپورے) ہیں یا پیشاب کی تھیلی یا بوٹی وغیرہ ہے تو اس میں کوبھی شرعی ممانعت نہیں ہے اگر سائنٹیفک اعتبارسے کوئی چیز صحت کے لئے مضر ہے تو وہ صحت کی خرابی سے بچنے کے لئے نہ کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن حلا ل کا مطلب صرف کھانا ہی نہیں بلکہ استعمال بھی کرنا مقصود ہوتا ہے جیسے سینگھ ہے اور چمڑا ہے جس کو کھایا تو نہیں جاسکتا لیکن اس کو استعمال کرسکتا ہے ۔

13۔ ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ بعض لوگ قربانی کے بعد جانور کا چمڑا قصاب کودے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تمہاری اجرت ہے تو یہ بات یاد رکھنی چاہیۓ کہ جب آپ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں جانور قربان کردیا تو اس کی کسی چیز کو فروخت کرتے ہوئے استفادہ نہیں کیا جاسکتا ہے ، اگر آپ نے قصاب کی اجرت کی جگہ اس قربانی کے جانور کا چمڑا دے دیا تو گویا آپ نے اس کا استفادہ کیا ہےاور ایسا کرنا جائز نہیں ہے ۔

14۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا گیا کہ قربانی کرنے والے پر یکم ذی الحجہ سے 10 ذی الحجہ تک بال اور ناخن نکالنا منع ہے تو اگر کسی نے کاٹ لیا تو اس کا کیا حکم ہے ؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا کہ اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے بلکہ توبہ ہے ، نیز اس باب میں مروی احادیث موقوف یعنی صحابہ کے اقوال ہیں ، تو اس معاملہ میں اتنی سختی نہیں برتنی چاہیۓ ، حالانکہ احادیث کے الفاظ میں تاکید پائی جاتی ہے لیکن موقوف ہونے کی وجہ سے اس میں اتنی شدت نہیں برتی جائے گی ، اگر اس نے جان بوجھ کر کاٹ لیا ہے تو توبہ کرلے اور اگر ان جانے میں کاٹ لیا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے ، بلکہ یہاں تک بھی فتوے پائے جاتے ہیں کہ کسی کے بال یا ناخن بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں اور اس کو ذی الحجہ کا پتہ نہیں چلا ہے اور وہ ذی الحجہ کے مہینہ میں داخل ہوگیا ہے تو وہ کاٹ سکتا ہے، لیکن جب حدیث وارد ہے تو اس کا احترا م اور اہتمام کرنا چاہیۓ اور اپنے بالوں اور ناخنوں کو یکم ذی الحجہ سے پہلے کاٹ لینا چاہیۓ اور دس دن تک اس امر سے باز رہنا چاہیۓ ۔

15۔ ایک مسئلہ یہ ہے کہ آیا قربانی کا گوشت غیر مسلم برادران وطن کو دیا جاسکتا ہے ؟

شیخ بن باز رحمہ اللہ نے کہا کہ جو غیر مسلم معاھد (جو مسلم ممالک اگریمنٹ کے ساتھ رہتے ہیں) اور مستامن (جو معصوم اور امن پسند ہیں)ہیں تو ان کو دیا جاسکتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿سورة الممتحنة :٨﴾

”جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

اس آیت سے علماء کرام نے یہ استدلال کیا ہے کہ قربانی کا گوشت غیر مسلموں کو دیا جا سکتا ہے ، اور صحابہ کرام کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اپنے غیر مسلم پڑوسیوں کو قربانی کا گوشت دیا کرتے تھے ۔

16۔ ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ ایک آدمی نے قربانی کا جانور لیا اور گھر لانے کے بعد وہ مرگیا تو کیا اس کو پھر سے جانور لے کر قربانی کرنا پڑے گا ؟

علماء کرام نے کہا کہ اگر استطاعت ہوتو ایک اور جانور لاکر قربانی کرلے ، اس ضمن میں ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر جانور کے مرنے میں قربانی کرنے والا ذمہ دار ہو جیسے اس کا خیا ل صحیح طریقے سے نہیں رکھا کہ بکرا کہیں گر کر یا گلے میں رسی پھنسا کر یا پھر بھوک یا پھر ایسا کچھ کھلادیا جس کی وجہ وہ مرگیا، اگر ان جیسی وجوہات سے جانور مرجاتا ہو ، الغرض اس کے مرنے میں قربانی کرنے والے آدمی کی لاپرواہی کا دخل ہو تو اس کو چاہئے کہ پھر سے قربانی کا جانور خریدتے ہوئے قربانی کا اہتمام کرے، اور اگر جانور کے مرنے میں وہ آدمی ذمہ دار نہ ہو بالکہ کسی اور حادثے کے سبب وہ مرجاتا ہے تو اس پر مزید جانور کی خریدی کے ساتھ قربانی کرنا ضروری نہیں بلکہ معاف ہوگا ۔

17۔ ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ جانور کسی اور کا ہے اور ذبح کوئی اور کررہا ہے تو ایسا کرسکتا ہے یا نہیں ؟

تو یہ کیا جاسکتا ہے مگر ذبح کرتے وقت ذبح کرنے والے کو قربانی دینے والے کا نام لینا چاہیے ، بسم اللہ کہہ کر "اللھم تقبل من فلان و اھل بیتہ " کہدیں ، مطلب یہ ہوا کہ اے اللہ ! تو یہ قربانی فلاں اور فلاں کے گھر والوں کی جانب سے قبول فرما اوراگر ذبح کرنے والا قربانی دینے والے کانا م نہ لے جیسا کہ عموما بڑے جانوروں کے ذبح کے وقت ایسا ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذبح کرنے والے کے ایک ہاتھ میں چھرا اور ایک ہاتھ میں ناموں کی پرچی ہوتی ہے اور وہ جانور کو ذبح کرتے ہوئے پرچی کے نام پڑھتا جاتا ہے اور ناموں کی لمبی فہرست ہونے کی وجہ سے تمام نام پڑھنے تک جانور کو تکلیف و اذیت میں رکھاجا تا ہے ، ایسا بالکل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اتنا کافی ہوگا کہ ذبح سے پہلے ہی تمام نام پڑھ لیں اور پھر بسم اللہ اکبر کے

ساتھ ذبح کردیں ، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا کہ نیت کافی ہے اور قربانی کرنے والے تمام افراد کے نام لینا ضروری نہیں ہے ، ذبح کرتے ہوئے دل میں اس طرح کی نیت کرے کہ : اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ تو جانتا ہے کہ کون کون اس میں حصہ لے رہے ہیں ، اس لئے جانور ذبح کرتے وقت "بسم اللہ ، اللہ اکبر" کہنا کافی ہے ، اگر کوئی بھول جائے تو شیخ صالح الفوزان رحمہ اللہ نے کہا کہ امام بخاری کے فتوے کے مطابق وہ گوشت حلال ہے حرام نہیں ہے ۔

18۔ کیا خاتون ذبح کرسکتی ہے ؟

خاتون بھی ذبح کرسکتی ہے ، تاہم ایسی خاتون ذبح کرے جو طاقتور ہو اور ہمت والی ہو ۔

19۔ بعض مسائل جیسے کیا مکہ اور مدینہ میں اپنی قربانی دی جاسکتی ہے ، یا پھر اپنی قربانی کرنے کے لئے کسی کو اپنی طرف سے وکیل بنایا جاسکتا ہےتو یہ سب بھی جائز ہے اور اسی طریقےسے کباب یا دیگر دوسری شکلوں میں گوشت محفوظ کیا جاسکتا ہے تو یہ بھی جائز ہے ۔

20۔ قربانی کرنے والا مال بچانے کے لئے گوشت یا چمڑا یا اس کی کوئی چیز بیچ نہیں سکتا کیونکہ جب آپ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں قربانی دے دی تو اس میں رجوع نہیں کرنا چاہئے ۔

آخر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ دعاگو ہوں ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھے اور آپ سب کو قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں اتباع سنت کرتے ہوئے اپنی قربانی اور اپنی ساری عبادتیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات

نوٹ : خیال رہے کہ درج ذیل مضمون فضیلۃ الشیخ ارشد بشیر عمری مدنی حفظہ اللہ تعالی کے آڈیو بیان کی تحریری شکل ہے۔

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

Musannif

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani waffaqahullaah

Hafiz, Alim, Fazil [Madina University, K.S.A], M.B.A.

Founder & Director of AskIslamPedia.com

Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

+91 92906 21633 (whatsapp only)